سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

پنجشنبہ۔ ۲۰ جون ۱۹۷۴ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	غیر سرکاری قراردادیں	۲

جلد ہشتم

شمارہ چہاردہم (۱۴)

ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱. میر جام غلام قادر خان
۲. نواب غوث بخش رئیسانی
۳. میر یوسف علی خان مگسی
۴. میاں سیف اللہ خان پراچہ
۵. مولوی صالح محمد
۶. مولوی محمد حسن شاہ
۷. میر شاہنواز خان شاہلیانی
۸. میر صابر علی بلوچ
۹. خان محمود خان اچکزئی
۱۰. سردار انور جان کھیتران
۱۱. نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس بروز پنجشنبہ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۶ء
زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر ٹھیک دس بجے صبح شروع ہوا

تلاوت کلام پاک از قاری افتخار احمد کاظمی خطیب

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى
إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّنِي هَدٰىنِي رَبِّيٓ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ
دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي
وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَ
بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ ۝

(س ۶ = ۱۶۰ تا ۱۶۳)

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع کی ہیں ارشاد ربانی ہے :-

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کی شر سے، شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے جو کوئی نیکی لے کر آئے گا، اس کو اس کے مثل دس نیکیاں ملیں گی، اور جو کوئی بدی لے کر آئے گا اس کو بس اس کے برابر ہی بدلہ ملے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ایک سیدھا راستہ بتا دیا ہے ایک دین مستحکم، طریقہ ابراہیم راست رو کا ہے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے، آپ کہہ دیجئے: کہ میری نماز اور میری ساری عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت سب جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سب سے پہلا ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- آج غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے آج کے ایجنڈے پر دو قرار دادیں ہیں ایک قرار داد نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی کی ہے اور دوسری قرار داد مس فضیلہ عالیانی کی ہے۔ نوابزادہ تیمور شاہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی :- میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ ان قابضین زمین کو جو ساٹھ سال یا اس سے زیادہ مدت سے سرکاری زمینوں پہ قابضین ہیں اور انہیں کھتونی یا کسی دیگر سرکاری دستاویز کی رو سے قابض تصور کیا جا چکا ہے۔ زمین کے مالکانہ حقوق دیئے جاویں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- قرار داد یہ ہے کہ

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے یہ سفارش کرتا ہے کہ ان قابضین کو جو ساٹھ سال یا اس سے زیادہ مدت سے سرکاری زمینوں پر قابض ہیں اور انہیں کھتونی یا کسی دیگر دستاویز کی رو سے قابض تصور کیا جا چکا ہے۔ زمین کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

میر صابر علی بلوچ جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی میرے خیال میں جو آدمی ایک زمین پر ساٹھ سال سے یا اس سے زیادہ عرصہ کسی زمین پر قابض رہے۔ تو یہ ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ اس پہ قابض رہے اور اس کے مالکانہ حقوق اس کو دیئے جائیں۔

وزیر ترقیات و منصوبہ بندی (مولوی صالح محمد) میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ یہ قرارداد اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ اسلامی اصول میں ۳۵ سال ہے۔ اسلامی اصول میں یہ ہے کہ کسی نے اس پر دعوے نہ کیا ہو اور اس کا مالک معلوم نہ ہو۔ یہ جو ساٹھ سال کا عرصہ لکھا ہے۔ یہ اسلامی اصول کے سراسر منافی ہے۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ آپ اس میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں

وزیر ترقیات و منصوبہ بندی جی ہاں، جناب والا! اس میں یہ ترمیم ہونی چاہیئے کہ ۳۵ سال کا عرصہ اسلامی اصول کے مطابق ہو۔

میر صابر علی بلوچ، جب یہ قرارداد ہی غلط ہے۔ تو اس میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں۔

وزیر صحت (مولوی محمد حسن شاہ)، قبضہ کا جو ذکر ہے یعنی ۶۰ سال تک قبضہ رکھنے والوں ہماری شرع شریف میں یہ صورت ہے کہ اس کی کئی قسمیں ہیں یعنی ایک مالک ملی اور ایک مالک معین ہوتا ہے۔ یعنی آپ اتنے سال تک زمین کی فصل کھا سکتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ مالک معین ہو اور وہ بطور اجارہ آپ کو زمین دیتا ہے۔ اور ایک یہ ہے کہ زمین کا کوئی مالک معلوم نہیں ہے۔ اس کو ارض موات کہتے ہیں۔ اور ارض موات کا کوئی مالک نہیں ہوا کرتا۔ یعنی جس شخص نے زمین پر آبادی کی، جیسا کہ مولوی صاحب نے فرمایا یہ معاملہ ارض موات کے بارے میں ہے۔

چونکہ ایسی زمینات کا کوئی مالک نہیں ہے لہٰذا اس کی مالک حکومت ہے۔ اس سلسلے میں یہ دیکھنا پڑے گا کہ آیا حکومت نے کسی کو یہ زمین بطور اجارہ دی ہے یا ملک کی حیثیت سے دی ہے۔ یہ تو حکومت کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد معلوم ہوگا۔

قائد ایوان (جام میر غلام قادر خان) جناب والا! میں اس قرار داد کے صحیح اغراض و مقاصد بیان کرنا فرض سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس ایوان کے معزز ممبران شاید اس قرار داد کو صحیح معنوں میں سمجھ نہیں سکے وہ اس قرار داد کا یہ مقصد سمجھتے ہیں کہ کسی واحد شخص یا کسی ذات کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قرار داد میں جو بات کہی گئی ہے، اس میں بہت سے مفاد پوشیدہ ہیں بلوچستان میں ایسے علاقے موجود ہیں کہ ۲۵ سال نہیں بلکہ وہ لوگ صدیوں سے اس زمین پر قابض چلے آرہے ہیں، وہ لوگ مالیہ بھی دیتے ہیں اور انہیں فروخت کرنے کا بھی اختیار ہے، صرف کھتونی میں وہ زمین سرکار کی دکھائی گئی ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا معاملہ ہے حکومت ان علاقوں کی چھان بین کر رہی ہے۔ میں اس پر غور کروں گا۔ کہ اس اہم کام کا کس طریقے سے فیصلہ کیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس سے کسی سردار یا جاگیردار کو فائدہ پہنچے، بلکہ اس قرار داد سے غریب عوام کو فائدہ پہنچے گا

میر شاہنواز خان شاہلیانی جناب والا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں سیف اللہ پراچہ) جناب والا! میں۔۔۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: پراچہ صاحب آپ بولیں، شاہلیانی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی جناب والا! بولنے کے لیے مساوات ہونی چاہیئے۔ بلکہ میں پہلے اٹھا تھا۔ اور آپ نے وزیر صاحب کو بولنے کا موقع دیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر قواعد کی رو سے کسی کو کسی پر برتری نہیں ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی جناب پہلے میں کھڑا ہوا اس لیے میری باری ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ آپ بیٹھ جائیں

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ میں درخواست کروں گا کہ آپ شاہلیانی صاحب کو پہلے بولنے دیں۔

وزیر خزانہ (سردار غوث بخش رئیسانی) پوائینٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اس بارے میں رولنگ آپ کی ہونی چاہیئے کہ پہلے کون بولے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر شاہلیانی صاحب آپ بولیں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی جناب والا! عرض یہ ہے کہ بار بار اٹھنے سے یہ کرسی ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔ ایک دفعہ ہی اٹھنا چاہیئے۔ میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں، مگر ساٹھ سال کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔ اس لیے اس کو ۲۵ سال رکھا جائے۔ کیونکہ ساٹھ سال کے عرصہ میں تو عزرائیل کو بھی حساب میں فرق پڑ جائے گا۔ ساٹھ سال میں تو وہ بھی خبر نہیں کر سکے گا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی: - جناب والا! مخالفت کی بات ہے نہ کہ ترمیم کی

وزیر قانون و پارلیمانی امور: - جناب اسپیکر! یہ جو قرار داد پیش ہوئی ہے
میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہے اور اس کے مقاصد سے یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے غریب کسانوں کے فائدہ کے لئے یہ قرار داد یہاں اس ایوان میں پیش ہوئی ہے۔ قابضین کا مطلب میں یہ سمجھوں گا کہ وہ یہ جگہ اپنے بازوؤں سے کاشت کرتے ہیں۔ اگر یہ مطلب ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی قرار داد ہے۔ اور اس کو منظور کیا جائے۔ یہ حق ان لوگوں کو ملنا چاہیئے۔ جو لوگ یہ زمینیں کاشت کر رہے ہیں اور پشت در پشت سے کر رہے ہیں ان کو اس کا مالک سمجھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ان زمینوں میں زیادہ دلچسپی لیں۔ اور کاشت کر سکیں دوسرا سوال ہے کہ عرصہ ۶۰ سال ہو یا ۲۵ سال ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ۳۵ سال کافی مدت ہے۔ اس میں کوئی بری بات نہیں ہے اور ہم یہاں ترمیم لائیں کہ مدت ۶۰ سال کی بجائے ۳۵ سال کر دی جائے۔ میں اسپیکر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ترمیم کی اجازت دے دیں۔ کیونکہ مخالفت صرف ۶۰ سال کی بجائے ۳۵ سال کی نظر آتی ہے۔ بنیادی طور پہ اس ایوان کا شاید کوئی بھی معزز ممبر مخالفت نہیں کرے گا؛ کیونکہ غریبوں اور کسانوں کو فائدہ پہنچانے میں کیا مخالفت ہو سکتی ہے میں اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ یہ قرارداد مع ترمیم جو ہمارے دوست مولوی صالح محمد صاحب پیش کریں گے اس کو منظور کیا جائے

وزیر ترقیات و منصوبہ بندی میں اس قرار داد میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ
"۶۰ سال" کی بجائے "۳۵ سال" ثبت کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ترمیم یہ ہے کہ۔
"۶۰ سال" کی بجائے "۳۵ سال" ثبت کیا جائے۔

میر صابر علی بلوچ:- میں اس ساری قرار داد کی مخالفت کرتا ہوں ترمیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ پہلے اس ترمیم پر بات کریں۔

وزیر خزانہ:- جناب والا! معزز ممبر کو اپنے اختلافات کی وجوہ بیان کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر رئیسانی صاحب آپ بیٹھ جائیں پہلے اس ترمیم کا فیصلہ ہو جائے۔

قائد ایوان:- سب سے پہلے یہ اس ترمیم پر اپنے اختلاف کا نکتہ نظر پیش کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر مسٹر صابر آپ بولیں۔

میر صابر علی بلوچ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور ہے اور ہمارے عظیم چیئرمین قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کا قول ہے کہ جب بھی اگر میں اس ملک کے کسی طبقے کے متعلق سوچوں گا۔ تو وہ اس ملک کے محنت کشوں کا طبقہ ہو گا۔ تو جناب وہ تو ہمیشہ محنت کش انسانوں کی بات کرتے ہیں اور ان کی فلاح کے لئے کام کرتے ہیں۔ جناب والا! میں سب سے پہلے یہ کہوں گا۔ کہ قرار داد مبہم ہے۔ کن زمینوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے شہری املاک ہیں یا کہ زرعی اراضیات ہیں۔ کن کے بارے میں کہا جا رہا ہے تو جناب والا! بلوچستان کے کسانوں پر سرداروں کا لعنتی ٹیکس جس کو شِشک کہتے ہیں پہلے اس کو ختم کیا جائے

قائد ایوان:- جناب یہ ترمیم پر بات کریں،

میر صابر علی بلوچ:- میں ترمیم پر اس لیے نہیں بولتا چونکہ میں ساری قرارداد کے خلاف ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تو پھر آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ:- جناب والا! میں اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں۔ ہمارے آئین اور دستور میں واضح کر دیا گیا ہے کہ کوئی قانون اسلام کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ جیساکہ ہمارے مولوی صاحبان نے فرمایا ہے کہ اسلام میں ۲۵ سال ہے، تو پھر اس ترمیم پر کسی کو بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ تو میں اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ ۲۵ سال کو منظور فرمادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:- جناب اسپیکر! لفظ زمین کے بجائے زراعتی زمین کر دیا جائے تو یہ زیادہ تفصیل ہوگا۔ اور ساٹھ سال کی بجائے ۲۵ سال کر دیا جائے۔ اس لئے یہ مزید ترمیم پیش کرتا ہوں کہ زمین کی بجائے زرعی زمین ثبت کیا جائے۔

قائد ایوان:- پوائنٹ آف آرڈر سر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ مجھے بڑا افسوس آتا ہے کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔ اس کے مضمون کو کسی نے غور سے نہیں پڑھا۔ اس کی مخالفت کسی اور طریقے اور ڈھنگ سے کی جارہی ہے تو جناب عالی! میں اس قرارداد کو پڑھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبر باشعور ہیں۔ اور سمجھدار ہیں۔ قرارداد یہ ہے

" یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ ان قابضین زمین کو جو ساٹھ سال یا اس سے زیادہ مدت سے سرکاری زمینوں پر قابض ہیں " تو لفظ یہاں سرکاری زمین ہے یہاں نہ زمیندار ہے نہ سردار۔ اور جن زمینوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ اس پر لوگ

صدیوں سے قابض ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- جام صاحب آپ اس ذیلی ترمیم پر بولیں۔

قائد ایوان:- میں بعد میں قرار داد پہ بولوں گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اب سوال یہ ہے کہ "۶۰ سال" کے بجائے "۳۰ سال" ثبت کیا جائے۔

(ترمیم منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- دوسری ترمیم پیش کریں۔

وزیر تعلیم:- جناب والا! ہم بھارتی میں ہیں۔ دونوں مولوی صاحبان نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(قہقہے ...... شور)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ: جناب والا! میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں لفظ سرکاری آیا ہے۔ اس کے ساتھ لوکل گورنمنٹ میونسپلٹیز بڑھایا جائے تاکہ اور زیادہ تفصیلی ہو جائے تو اس سے بہت زیادہ مسئلے پیدا ہو جائیں گے۔ ایک مسئلہ تو یہ ہو جاتا ہے کہ جہاں لوگ ۵۰ سال سے آباد ہیں۔ وہ بس رہے ہیں۔ اگر غریب لوگ بے گھر ہو جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک ناانصافی ہوگی حکومت کی زمین پہ کے ذریعے اس طرح مستحق ہیں۔ جیسا کہ کاشت کار رہے۔ ان کا

بھی حق بنتا ہے۔ تو یہاں کوئٹہ میں بھی ایسا مسئلہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان غریب لوگوں کو بھی جن کی کوئی زمین نہیں تھی۔ تو ان کو بھی سرکاری زمین کا حق دیا جائے۔ تو میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ یہ ترمیم لکھ کر دیں۔

وزیر قانون ۔ جناب! میں بھی ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر صحت ۔ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ سرکاری زمین۔ تو یہ لفظ سرکاری آنکھ بند کر کے منظور کر لیں۔ سرکار نے جو زمین دی ہے بطور انعام دی ہے۔ اور کئی بطور اجارہ دی ہیں۔ تو سرکاری کاغذات کو دیکھا جائے تو میرے خیال میں بطور ملکیت نہیں دیا میرے خیال میں جہاں تصادم ہو ملکیت نہیں بنتا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اجلاس کی کارروائی ۱۰ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے تاکہ ارکان قرارداد پر باہمی مشورہ کر سکیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر ۱۰ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی۔ اور دوبارہ دس بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی)

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی ۔ جناب عالی! میں نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کو واپس لینا چاہتا ہوں۔ اور آئندہ اسے مناسب ترمیم کے ساتھ پیش کروں گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر کیا ایوان اس قرار داد کو واپس لینے کی اجازت دیتا ہے۔

(آوازیں ... ہاں)

(ٹھیک ہے قرار داد واپس لے لی گئی)

مسٹر محمود خان اچکزئی پوائنٹ آف آرڈر جناب! کل شکریہ کی ایک تحریک پاس ہوئی تھی جس کا نوٹس ہمیں نہیں ملا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر چونکہ یہ کوئی باقاعدہ تحریک نہیں تھی۔ اور جام صاحب نے اس کو اپنی طرف سے پیش کیا تھا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی جناب! ایسا تو نہیں ہونا چاہئیے تھا بہرحال نوٹس ضروری تھا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آئیندہ ایسا نہیں ہوگا اور اس کا خیال رکھا جائے گا۔

میر صابر علی بلوچ (پوائنٹ آف آرڈر) وہ تو کل کی بات تھی۔ میں آج کی بات کرتا ہوں۔ کیا اس قرار داد کو تیمور شاہ صاحب ترمیم کے ساتھ پیش کریں گے؟ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انہوں نے اس قرار داد کو واپس لے لیا ہے۔ ان سے میری گزارش ہے کہ وہ اس اسمبلی میں اس قسم کی قرار دادیں پیش کرنے سے احتراز کریں۔ اور آئیندہ ایسی قرار دادیں پیش کریں۔ جن سے صرف کسانوں اور مزدوروں کو فائدہ پہنچے۔ اور کسانوں اور مزدوروں کے مفاد کے خلاف اگر ایسا ہوگا تو ہم اس کی پرزور مخالفت کریں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر مسٹر صابر آپ بیٹھ جائیں جب ایسی قرار داد پیش ہو تو آپ اس کی مخالفت

کریں یا موافقت میں بولیں۔

وزیر ترقیات و منصوبہ بندی۔ کیا ممبر موصوف شرعی احکامات کی بھی مخالفت کریں گے۔؟

میر صابر علی بلوچ۔ مولوی صاحب! شریعت میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے غریبوں کے خلاف کام کئے جائیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ سب حضرات تشریف رکھیں۔

قائد ایوان میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ مقصد صرف غریب کاشت کار یا مزدوروں کا نہیں بلکہ غریب سے غریب تر کو فائدہ پہنچے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ٹھیک ہے تیمور شاہ صاحب نے اپنی قرارداد واپس لے لی ہے اب ہمارے سامنے دوسری قرارداد ہے جو مس فضیلہ عالیانی کی طرف سے ہے۔ چونکہ وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ قرارداد پیش نہیں ہو سکتی۔

اب اجلاس کی کارروائی کل صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دس بجکر پچاس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس جمعہ ۱۲، جون کے لئے ملتوی ہو گیا۔)